گھوڑ دوڑ کی شرعی حیثیت

ڈاکٹر محمد مالک عرفانی
رکن اسلامی نظریاتی کونسل

پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کو ایک جذباتی مسئلہ بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ جو چیز عوام میں ناجائز مشہور ہے اس کی علمی حیثیت پر غور کئے بغیر اس پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور جو چیز عوام میں جائز مشہور ہے وہ علمی لحاظ سے ناجائز ہو تب بھی اس پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اس سے۔ جہاں صحیح اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے وہاں جائز اور مباح امور کے فوائد سے قوم محروم ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز یا فعل کی اجازت دے دی ہے، اس پر محض یہ کہہ کر پابندی نہیں لگائی جا سکتی کہ اب حالات بدل گئے ہیں لہٰذا حضور کی دی ہوئی اجازت ختم ہو گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم، کسی ممانعت یا کسی اجازت میں تبدیلی (اور وہ بھی الٹ تبدیلی مثلاً اجازت کو ممانعت میں بدل دینا) کے لیے انتہائی ٹھوس اور محکم دلائل کی قوت درکار ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ضروری ہے لیکن جس حکم یا اجازت کے سلسلے میں خود نفسِ معاملہ کی تعریف پر اختلاف ہو اس میں حضور کی دی ہوئی اجازت کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

گھوڑ دوڑ کے سلسلے میں مختلف قوانین کے نفاذ سے ایک عجیب صورت حال سامنے آئی ہے۔ گھوڑ دوڑ بدستور جاری ہے اور اس پر شرطیں بھی لگائی جاتی ہیں۔ شرطوں پر سرکاری کنٹرول ختم ہونے سے غیر سرکاری طور پر شرطیں لگائی جاتی ہیں، جس سے ——

۱۔ سرکاری خزانہ گھوڑ دوڑ پر ٹیکسوں سے محروم ہو گیا ہے۔

۲۔ گھوڑ دوڑ پر سرکاری کنٹرول ختم ہونے سے اس میں زیادہ خرابیاں پیدا ہو گئیں ہیں۔

۳۔ اب گھوڑ دوڑ کے مفاسد تو اپنے اثرات دکھا رہے ہیں لیکن اس پر کنٹرول نہ ہونے کی وجہ

سے منافع ظاہر نہیں ہو رہے ہیں ۔

ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ گھوڑ دوڑ کو اسلامی بنیادوں پر اس طرح استوار کیا جائے کہ شرطیں لگانے کا سلسلہ ختم ہو سکے ۔ چنانچہ اگر محلل کے ذریعے شرطوں کے بجائے جیتنے والے گھوڑوں کو انعام دینے کی سکیم شروع کی جائے تو گھوڑ دوڑ کا غیر اسلامی عنصر ختم ہو جائے گا ۔ وضاحت کے لیے اس سلسلے میں شریعت کا نقطہ نظر پیش کرنا مناسب ہو گا ۔

۱ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل وراھن ۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۶۷ ، ابوداؤد کتاب الجھاد)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کے مقابلہ میں حصہ لیا اور شرط بھی لگائی ۔

۲ ۔ حضرت انس بن مالک (خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے پوچھا گیا کہ ـــ

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یراھن علی الخیل ۔ — کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑ دوڑ پر شرط لگاتے تھے ؟

آپ نے جواب دیا :

نعم واللہ لقد راھن علی فرس یقال لہ سبحۃ فسبقت الناس فانھش لذلک وعجبہ ۔ (سنن الدارمی کتاب الجھاد مشکل الآثار: ج ۲ ص ۳۶۷)

ترجمہ : ہاں ۔ خدا کی قسم آپ نے بے شک ایک گھوڑی پر ، جسے سبحۃ کہا جاتا تھا ، شرط لگائی ۔ یہ گھوڑی سب لوگوں سے آگے نکل گئی ۔ آپ کو یہ بات اچھی معلوم ہوئی اور آپ نے اس بات کو پسند کیا ۔

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ گھوڑ دوڑ میں کئی لوگ حصہ لے سکتے ہیں ۔

۳ ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

من ادخل فرسًا بین فرسین وھو لایامن ان یسبق فلا بأس بہ ومن ادخل فرسًا بین فرسین وقد امن ان یسبق فھو قمار

(مسند احمد: ج ۲ ص۵۰۵، دار صادر بیروت - ابو داؤد، کتاب الجهاد-
ابن ماجہ، ابواب الجهاد، مشکل الآثار: ج ۲ ص۳۶۷ - مستدرک حاکم
ج ۲، ص۱۱۴، مطابع النصر الحدیثة ریاض بیهقی سنن الکبریٰ ج۱۰ ص۲۰)

ترجمہ: جس نے دو گھوڑوں کی باری میں اپنا گھوڑا داخل کیا اور اس کو اندیشہ ہے کہ وہ آگے بڑھ جائے گا، تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جس نے دو گھوڑوں میں اپنا گھوڑا ڈالا اور اسے یقین ہے کہ آگے نہ بڑھے گا تو یہ صورت قمار کی ہے۔

اس حدیث کی تشریح میں عون المعبود (شرح ابو داؤد) اور مرقاۃ (شرح مشکوٰۃ) میں ہے کہ ابن مالک نے کہا ہے کہ یہ اشارہ محلل کی طرف ہے اور محلل نے حلال معاہدہ کیا ہے اور وہ تیسرا شخص ہے جو ان دو میں داخل ہوتا ہے، جبکہ ان دونوں کا ذکر صیغہ مجہول سے کیا گیا ہے کیونکہ ان کا علم اور ان کا تعارف یقینی طور پر نہیں ہوتا۔

(عون المعبود ج ۲ ص۳۳۴، دار الکتاب العربی بیروت - مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: ج، ص۳۲۰ مکتبہ امدادیہ ملتان)

۴ - حضرت عبداللہ بن عمر سے ایک روایت یوں ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسابق بين الخيل المضمرة من الحفياء الى الثنية والتي لم تضمر من الثنية الى مسجد بنى ذريق وان ابن عمر كان فيمن سابق بها - (السنن الدارمی، کتاب الجهاد)

ترجمہ: (عبداللہؓ) ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیز رفتار گھوڑے سے گھوڑ دوڑ کر کے بازی جیتی جس کی حد حفیاء سے ٹیلے تک تھی اور (اسی طرح) عام گھوڑے (جس کو دوڑ کے لیے تیار نہ کیا تھا) سے گھوڑ دوڑ کر کے بازی جیتی جس کی حد ٹیلے سے مسجد بنو زریق تک تھی۔ ابن عمرؓ بھی بازی جیتنے والوں میں ہوتے تھے۔

۵ - امام نووی کہتے ہیں۔

فاما المسابقة بعوض فجائزة بالاجماع لكن يشترط ان يكون

العوض من غير المتسابقين او يكون بينهما ويكون معهما محلل وهو ثالث على فرس مكافئ لفرسيهما ولا يخرج المحلل من عنده شيئا ليخرج هذا العقد عن صورة القمار (صحیح مسلم معہ شرح للنواوی، ج ۲ ص ۱۳۲، کتب خانہ رشیدیہ دھلی)

ترجمہ: عوض کے ساتھ گھوڑ دوڑ بالاجماع جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ عوض ایسے افراد کی طرف سے ہو جو گھوڑ دوڑ میں شامل نہیں یا ان دونوں کے درمیان اور دونوں کے ساتھ محلل ہو جبکہ وہ محلل تیسرے فرد کی حیثیت سے ہو اور ان دونوں کے گھوڑوں کے ساتھ اپنا گھوڑا دوڑائے، اور وہ محلل اپنے پاس سے کوئی چیز نہ دے تاکہ اس سے معاہدہ قمار کی صورت نکل جائے۔

۶۔ محدث ملا علی قاری کہتے ہیں:

لان القمار یکون الرجل مترددا بین الغنم والغرم فاذا دخل بینهما لم یوجد فیه هذا المعنی۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج ۷، ص ۳۲۰، مکتبہ امدادیہ ملتان)

ترجمہ: قمار یہ ہے کہ اس میں آدمی نفع اور نقصان میں لٹکا رہے، جب ان میں محلل داخل ہو گیا تو نفع اور نقصان کے دو پہلو اس میں نہ پائے گئے۔

۷۔ تابعی سعید بن المسیب کہتے ہیں:

لیس برهان الخیل بأس اذا ادخل فیها محلل فان سبق اخذ السبق وان سبق لم یکن علیه شئ۔

ترجمہ: گھوڑ دوڑ میں شرط لگانے میں کوئی حرج نہیں جب اس میں محلل آجائے۔ اگر وہ آگے نکل جائے تو شرط لے لے اور اگر پیچھے رہ جائے تو اس پر کچھ دینا لازم نہ ہوگا۔

۸۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

وَجَوَّز الجمهور ان یکون من احد الجانبین من المتسابقین وکذا

اذا کان معهما ثالث محلل بشرط ان لا یخرج من عنده شیاءً لیخرج العقد عن صورة القمار۔ (فتح الباری ۶، ص۱۳/۴ شرکة مکتبة ومطبعة مصطفیٰ البابی الحلبی بمصر : ۱۳۷۸/ ۱۹۵۹)

ترجمہ: جمہور علماء نے جائز کہا ہے کہ شرط گھوڑا دوڑانے والوں میں سے کسی ایک کی طرف سے ہو اور اسی طرح اسے بھی جائز کہا ہے کہ ان دو کے ساتھ تیسرا محلل ہو اس شرط سے کہ وہ اپنی طرف سے کوئی مال نہ لگائے تاکہ معاملہ قمار سے نکل جائے۔

۹۔ بیہقی نے سنن الکبریٰ میں ایک باب یوں باندھا ہے:

باب الرجلین یستبقان بفرسیهما ویخرج کل واحد منهما سبقاً ویدخلان بینهما محللاً علی انه ان سبقهما المحلل کان ما اخرجاه له وان سبق احدهما المحلل احرز ماله واخذ مال صاحبه (سنن الکبریٰ ج ۱۰، ص ۲۰) الطبعة الاولی حیدرآباد دکن)

ترجمہ: یہ باب ان دو شخصوں کے بارے میں ہے جو اپنے گھوڑے دوڑاتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک شرط کی رقم نکالتا ہے اور وہ اپنے میں ایک محلل داخل کرتے ہیں اس شرط پر کہ اگر وہ ان دونوں سے آگے نکل گیا تو ان دونوں کا مال وہ لے جائے گا اور اگر ان دو میں سے ایک محلل سے آگے نکل گیا تو

اس نے اپنا مال بچا لیا اور اپنے ساتھی کا لے لیا۔

اس باب میں امام زہری اور امام ابوالزناد اور اہل مدینہ کا موقف بھی درج ہے جو یہی کہتے ہیں۔

۱۰۔ علامہ عینی لکھتے ہیں:

ولو شرط المال من الجانبین حرم بالاجماع الا اذا ادخلا ثالثاً بینهما وقالا للثالث ان سبقتنا فالمالان لك وان سبقناك فلاشیٔ لنا علیك وهو فی ما بینهما ایهما سبق اخذ الجعل عن صاحبه وسأل اشهب مالكاً عن المحلل قال لا احبه ولنا ما رواه ابوداؤد من حدیث ابی هریرةؓ انه صلی الله علیه وسلم قال من ادخل فرساً

بین فرسین وھولایامن ان سبق فلیس بقمار (عینی جلد ۲۴ ط ۱۶۱)
ترجمہ: (مال کی شرط اگر دونوں طرف سے لگی ہو تو یہ بالاتفاق حرام ہے مگر جب کہ وہ اپنے ساتھ ایک تیسرا داخل کرلیں۔ یہ دو اس تیسرے سے معاملہ یوں طے کریں کہ اگر تو ہم دو سے آگے نکل گیا تو ہم دونوں کا لگایا ہوا مال تیرا ہوگا اور اگر ہم تجھ سے آگے نکل جائیں تو تیرے ذمہ کچھ دینا نہ آئے گا اور وہ ان دو کے اپنے مابین اس طرح ہوگا کہ ان میں سے جو آگے نکل جائے تو وہ اپنے ساتھی سے شرط کی رقم لے لے گا۔
اشہب نے اس باب میں امام مالکؒ سے پوچھا، انہوں نے کہا میں اسے پسند نہیں کرتا۔
اور ہماری دلیل (اس کے جائز ہونے میں) وہ ہے جسے ابو داؤد نے حضرت ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا جس نے دو گھوڑوں میں تیسرا گھوڑا ڈال دیا اور گمان ہے کہ یہ (تیسرا) آگے بڑھ جائے تو یہ قمار نہ رہے گا۔

۱۱۔ محلل کے مسئلے کو فقہ حنفی کی کتاب البحر الرائق میں واضح طور پر یوں درج کیا گیا ہے:

ان القمار من القمر الذی یزداد تارۃ وینقص اخریٰ وسمی القمار قمارًا لان کل واحد من القمارین ممن یجوز ان یذھب مالہ الی صاحبہ ویجوز ان یستفید مال صاحبہ فیجوز الازدیاد والنقصان فی کل واحد منھما وصار ذلک قمارًا وھو حرام بالنص ولا کذلک اذا شوط من جانب واحد...... فلا یکون مقامرۃ لان المقامرۃ مفاعلۃ منہ فیقتضی ان یکون من الجانبین واذا لم یکن فی معناہ جاز استحسانًا لما روینا ...... ولو شرط الجعل من الجانبین وادخلا ثالثا محللاً جاز اذا کان فرس المحلل کفؤ الفرسیھما یجوز ان یسبق اوسبق فلا محالۃ والا فلا یجوز لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادخل فرسًا بین الفرسین وھو لا یامن ان یسبق فلا باس رواہ احمد وابو داؤد وغیرھما وصورۃ ادخال المحلل ان یقول

للثالث ان سبقتنا فالمال لك وان سبقناك فلا شی لنا علیک ولکن الشرط الذی شرطناہ بینہما وھو ان ایہما سبق کان لہ الجعل علی صاحبہ باق علی حالہ ویاخذ ایہما غلب المال المشروط لہ من صاحبہ وانما جاز ھذا لان الثالث لا یغرم علی التقادیر کلہا قطعاً ویقیناً وانما یحتمل ان یاخذ اولا یاخذ فخرج بذلک من ان یکون قماراً فصار کما اذا شرط من جانب واحد لان القمار ھو الذی یستوی فیہ من الجانبین فی احتمال الغرامۃ علی ما بیناہ ولو قال واحد من الناس لجماعۃ من الفرسان اولاثنین فمن سبق فلہ کذا من مال نفسہ …… جاز لانہ من باب التنفیل ….. فصار انواع السبق اربعۃ ثلاثۃ منہا جائزۃ وواحدۃ منہما لا تجوز۔ (البحر الرائق: ج ۸، ص ۵۵۴-۵۵۵)

ترجمہ: (قمار کا لفظ قمر سے نکلا ہے چاند کبھی بڑھتا ہے کبھی چھوٹا ہوتا ہے۔ جوا کھیلنے والوں میں سے ہر ایک کے لیے ممکن ہوتا ہے کہ اس کا مال اس کے دوسرے ساتھی کے پاس چلا جائے یا وہ اپنے ساتھی کا مال لے پائے اسی لیے اس معاملے کو قمار کہا گیا ہے مال لینا اور مال کھونا یہ دونوں احتمال ہر ایک میں برابر پائے جا رہے ہیں اور یہ قمار ہے جو بنص حرام ہے لیکن معاملہ اس طرح نہیں رہتا جب شرط ایک طرف سے ہو دوطرفہ نہ ہو ….. یہ قمار نہیں مقامرہ کا لفظ تقاضا کرتا ہے کہ شرط دونوں طرف سے لگی ہو جب صورت ایسی نہیں تو یہ استحساناً جائز ہوگا جیسا کہ ہم روایت کر آئے ہیں ….. اور اگر رقم دونوں طرف سے لگائی گئی اور ان دو نے تیسرا محلل اپنے ساتھ ڈال لیا تو یہ جائز ہوگا اگر یہ تیسرا گھوڑا ان دو گھوڑوں کے برابر کی حیثیت کا ہو۔ ہوسکے کہ آگے نکل جائے اور ممکن ہو کہ پیچھے رہ جائے اس احتمال کے بغیر یہ ہرگز جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو گھوڑوں کے مابین اپنا گھوڑا اڑوالا اور اسے ممکن دکھائی دے کہ یہ آگے نکل جائے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں

(یعنی یہ صورت قمار نہ ہوگی) اسے امام احمد اور ابو داؤد اور دوسرے محدثین نے بھی روایت کیا ہے۔ محلل داخل کرنے کی صورت یہ ہے کہ پہلے دونوں تیسرے کو کہیں اگر تو ہم سے بڑھ گیا تو ہم دونوں کی لگائی ہوئی رقم تجھے ملے گی اور اگر ہم تجھ سے بڑھ گئے تو تجھے ہمیں کچھ دینا لازم نہ آئے گا، لیکن وہ شرط جو ان دونوں نے آپس میں باندھی تھی کہ جو بڑھ جائے وہ اپنے ساتھی کی رقم لے لے اپنے حال پر باقی رہی اور اس میں جو جیت جائے اس شرط پر وہ مال کو اپنے ساتھی سے لے لے یہ اس لیے جائز ٹھہرا کیونکہ تیسرا معاملے کی جملہ صورتوں میں سے کسی میں بھی نقصان نہیں اٹھا رہا۔ صرف یہ احتمال رہا کہ وہ کچھ لے گا یا نہیں۔ اس تیسری صورت کے درمیان میں آجانے سے یہ معاملہ قمار ہونے سے نکل گیا، سو یہ اسی طرح ہوگیا جیسا کہ ایک طرف سے شرط لگی ہو کیونکہ قمار تبھی ہے کہ نقصان کا پہلو ہر دو طرف دونوں کو شامل ہو جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ اگر ایک شخص متعدد گھوڑ سواروں کو یا دو گھوڑ سواروں کو کہے کہ جو جیت گیا اس کو میں اپنے مال سے یہ دوں گا...... تو یہ جائز ہے کیونکہ انعام کے باب سے ہوگا۔ سو سباق کی چار قسمیں ہوئیں جن میں سے تین جائز رہیں اور ایک ناجائز)

۱۲۔ محلل کے داخل ہونے پر دو سے زائد گھوڑے بھی شرط کے ساتھ دوڑ سکتے ہیں۔

وان کانوا مائة لان الحاجة تندفع به (الفروسیة لحافظ ابن قیم ص۵۶)	اور اگرچہ سو گھوڑے ہوں کیونکہ قمار سے نکلنے کی صورت ایک محلل سے قائم ہوگئی ہے۔

۱۳۔ حافظ ابن قیم کا خیال ہے کہ گھوڑ دوڑ کے ذریعے مال لینا سب علماء کے نزدیک جائز ہے۔

واتفقوا علی جواز اکل المال بسباق الخیل والابل والفضال۔ (الفروسیة ص۶۴)	علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ گھوڑ دوڑ اونٹ دوڑ اور تیر زنی کے ذریعے مال لینا جائز ہے۔

مندرجہ بالا شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو گھوڑ دوڑ شرط کے ساتھ بھی جائز ہے، لیکن محلل کے

ساتھ بدرجہ اتم جائز ہے ۔ جس امر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز سمجھا اور اپنے قول و فعل سے اسے جائز قرار دیا اسے ممنوع کہنا اور قرار دینا کسی طرح جائز نہیں ۔

لہذا گھوڑ دوڑ کو محلل کے ساتھ اس طرح جاری کرنا کہ جیتنے والے گھوڑے کے مالک کو انعام دیا جائے، جبکہ اس انعام کی رقم گھوڑے کے مالکان جمع کریں اور محلل کچھ ادا نہ کرے، جائز ہے۔ گو انعام کے بجائے شرط بھی جائز ہے لیکن اگر سد ذریعہ کے طور پر شرط لگانے کے بجائے انعام کا سسٹم جاری کیا جائے تو اس سے ممکنہ مفاسد کا سد باب ہو جائے گا ۔

اگر ایسا نہ کیا جائے اور موجودہ صورت حال برقرار رہے تو نہ صرف شرط اور جوئے کے تمام مفاسد بغیر کسی کنٹرول کے کھل کھیلتے رہیں گے، بلکہ حکومت ایک یقینی، آسان اور جائز آمدنی سے محروم رہے گی ۔ شریعت کے مقاصد میں یہ امر شامل ہے کہ لوگوں کو ان کی جائز خواہشات اور جائز کھیل سے نہ روکا جائے خصوصاً جبکہ اس طرح روکنے سے جوئے کے تمام مفاسد برسرِ عمل ہو رہے ہوں ۔